نمبر ۲۸ — جلد ۱۱

منشور محمدی

۲۹۰ھ ہجری

مطبوعہ — ۵ شوال

فرمان رسولاں سلف ساختہ مرفوع	توقیع خط آیت منشور محمدؐ	توریتہ ہم انجیل بر افتاد ز تجہیل	چون گشت علم رایت منشور محمدؐ
مثنوی عیش		جو اسکی ثنا لکھون وہ کم ہے	خورشید عرب مہ عجم ہے
مستوجب حمد وہ خدا ہی	جو خسرو کشور بقا ہی	وہ افسر فرق انبیا ہی	محبوب جناب کبریا ہی
عالم ہے قدیر ہے احد ہے	سلطان قلمرو ابد ہے	شاہنشہ کشور نبوت	آرایش مسند شریعت
مالک رازق کریم خالق	عادل سامع مرید صادق	سب پر مشرف نبی جہان ہے	وہ ملت خاتمی جہان ہے
خلاق زمین و آسمان ہی	وہ فارس باغ کن فکان ہی	ای خامۂ عیش کم ہو انصاف	منشور محمدی کے اوصاف
پیدا ہوے ایک لفظ کن سے	اتھارہ ہزار عالم اوس کے	جب سے نکلا یہ رشک گلزار	نظروں سے گرے جہان کے اجزار
قندیل فلک بوجہ احسن	شمع مہ و مہر سے ہی روشن	جو فضل و شرف اسے بجا ہی	ہمنام جناب مصطفےٰ ہے
شاہنشہ ملک بی مثالی	محبوب حریم لایزالی	نورِ رخ دلپذیر اسلام	ماحیٔ ملل ظہیر اسلام
دیہیم جلال فرق پر ہی	اورنگ قدم پہ جلوہ گر ہی	شمس الاخبار آسمان پر	ہے پیش مسیح نیک اختر
خالق ہر چیز کا وہی ہے	صنعت ہر چیز میں رکھی ہے	کرتا ہی بقلب زار ناشاد	منشور محمدی کی فریاد
افعال حکیم لایزالی	ہوتی نہیں مصلحت سے خالی	چھپتے ہیں صحیح سب کو ایف	بے شبہ ہی افسر صحایف
کیا لکھون ثنائے ایزد پاک	ارشاد نبی ہے ما عرفناک	عمدہ جزئین نفیس مضمون	ہر لفظ ہے رشک در مکنون
جب لغت نبی کا وقت آیا	خامہ نے ادب سے سر جھکایا	ہر سال روپیہ پانچ جو دے	اس گوہر بے بہا کو وہ لے
لولاک لما خلقت الافلاک	آیا ہی بشان شاہ لولاک	پر شرط ہے پیشگی کی ای یار	ما بعد سے کچھ نہیں سروکار
ای صل علی رسول امجد	سردار پیمبران محمدؐ	سال و مہ و روز و شب الٰہی	ہو اسکو بہت بڑی ترقی
	اس نظم کو کر چکا جب اتمام	توقیع محمدی رکھ نام	

ارمغان

(۱) یہ اخبار ہر ہفتہ مین تین بار- منگل جمعرات اور اتوار کو انجمن درخشان بمبئی سے چھپکر روانہ خدمت مشتریان عالی وقار ہوتا ہے-

(۲) اکثر اصحاب کی خدمت مین بلا درخواست روانہ ہوگا- اگر خریداری منظور نہ ہو بروقت پہنچنے پرچہ کے خط اطلاعی سے مطلع فرماوین- ورنہ درصورت خاموشی زمرۂ خریداران مین متصور ہون گے- اور وہ سرا پرچہ اخبار بہ بنگر زر قیمت پیشگی کا مطالبہ کریگا +

(۳) کارسپانڈنٹون کی خدمت مین (بشرطیکہ مضامین عمدہ اور خبرین راست راست ہفتہ وار بھیجین) ہر ہفتہ مین تین بار یہہ اخبار مفت روانہ ہوگا-

(۴) خریداری کی درخواستین سعید محمد صاحب عربی منیجر اخبار کے نام آنا چاہئے +

(۵) کل مضامین متعلق اخبار بنام ابوالحسن اڈیٹر ہونا چاہئین +

(۶) مضامین مفید خاص فی سطر ۲ مفید عام مفت +

اطلاع

جن صاحبون کو جو چیز اعلی و ادنی مقام بمبئی سے منگوانا منظور ہو- وے بتوسط جناب منشی غلام حسن صاحب سوداگر ملک و مہتمم کشف الاخبار بمبئی بھیندی بازار سے طلب فرمائین انشاء اللہ تعالی بہت جلد اور بکفایت تمام بھیجی جاویگی +

بمبئی

گذشتہ ہفتہ مین متواتر فوج کی آمد رہی- رجمنٹ ہندوستانی نمبر ۷- اور جلال رسالہ نمبر ۱۳ بمبئی مین داخل ہوتے ہی جہازون پر سوار کردی گئی- اور مصر کو روانہ ہوگئی- دوسرا رجمنٹ سنگر بتاریخ ۹ اگست آگیا-

جسقدر فوج آتی ہے وہ فوراً پرنسس ڈاک پر چلی جاتی ہے اور وہان تھوڑی دیر قیام کرکے فوراً جہاز پر سوار کردی جاتی ہے- چھکڑے وغیرہ بکثرت آئے ہین- ہزارون تماشائی اونکے دیکھنے کو بازارون مین جمع ہوتے ہین-

جنرل میکفرسن کمانڈر افواج ہند معہ اسٹاف کے جہاز ہیدسیزمین سوار ہوکر مصر کو روانہ ہوگئے-

چھکڑون کی اسقدر کثرت ہے کہ بھیندی بازار مین طویلہ محمد باقر خالی کرایا گیا- اور چھکڑے وہان پر باندھے گئے ہین- اکثر چھکڑے قدمین چھوٹے اور دبلے ہین اور رسالے کے بھی بعض گھوڑے لاغر ہین- اس امر کا خوف ہے کہ اس بحری سفر مین بہت سے جانورون کا نقصان ہوگا-

آجکل حاجی لوگ بکثرت بمبئی مین ٹھہرے ہوئے ہین چونکہ قریب قریب سب جہاز سرکار نے فوج کے واسطے کرایہ پر لے لئے ہین اس سبب سے کوئی جہاز خالی نہین ہے- اور جو نوکل پہلے ۲۰ عدد یا ۳۰ کو تھا- اب ۵۰ اور ۶۰ کو ہے اس سبب سے غریب لوگ جنکے پاس تھوڑا روپیہ ہے نہین جاسکتے-

دلال لوگ نہایت بیرحمی سے پیش آتے ہین جسسے ان حاجیون کی مٹی خراب ہوتی ہے- کاش مسلمان ایسا بندوبست کرین جس سے دلالون کے ہاتھ سے نجات ہو-

ہمکو امید ہے کہ تمام اردو اخبارات اس خبر کو بذریعہ اپنے اخبارون کے مشتہر کرینگے تاکہ غریب مسلمان اسوقت حج کا ارادہ نکرین ورنہ سوائے تباہی اور بربادی اور کچھ نتیجہ نہوگا

لاہور ۵- اگست سنہ ۸۲ء

پارلیمنٹ انگریزی کو ایرلنڈ کے ممبران نے سخت بازاری تماشا

بنا رکھا ہے + نہ فقط وہ لوگ کھلی تقریرون مین وزارت انگریزی
کی نسبت گستاخانہ کلمات ہی استعمال مین لاتے ہین + بلکہ صاف
اور منہہ پھٹ الفاظ مین انکو ایسے بے نقط صلواتین سناتے
ہین کہ عام سے عام بازاری آدمی بھی جنکو سنکر حیران ہوجاوے
کلیتہ استون اور اونکے پیرؤن کے لئے بیوقوف - گدھا -
نامعقول وغیرہ الفاظ تو نہایت مہذبانہ خیال کرتے ہین
اور سر تو ایسی فاش گالیان اور گندے الفاظ انکی نسبت
زبان پر لاتے ہین کہ کچھ نہ پوچھئے + وزارت کے ممبرون کو تقریر
کرتے ہوئے وہ شور مچاکر روک دیتے ہین - صاف کہتے ہین کہ
بیٹھ جاؤ تمکو بولنے کا سلیقہ نہین ہے - سب ملکر کھل کھلاکر
ہنستے ہین - شور مچاتے ہین اور - اگر کوئی انکو روکے تو
لڑائی کے واسطے بھی تیاری ظاہر کرتے ہین + مسٹر فارسٹر
انگلستان کے ایک نہایت چیدہ اور عمر رسیدہ ممبر ہین +
انکو ایک ممبر نے اپنی بازاری زبان کا ایسا سخت نشانہ
بنایا کہ بے اختیار انکو اٹھکر کہنا پڑا کہ افسوس ہے کہ مین
عمر رسیدہ ہون ورنہ اگر وہ گستاخ بدمعاش ایسے
الفاظ سے آج سے بیس برس پیشتر کام لیتا تو واقعی وہ
سر منہہ توڑا بیٹھتا اور اس بدزبانی کا بخوبی مزہ چکھتا +

انگریزی پارلیمنٹ کی اس افسوسناک حالت
سے ہمین مایوس نہونا چاہئے کیونکہ اگر غور سے دیکھا جاوے
تو تاہم یہہ پارلیمنٹ کئی ملکون سے اچھا ہے + انگلستان مین
تو زبانی تہذیب سے ہی کام لیا جاتا ہے - لیکن بہادر
یونان ہاتھون کو بھی کام مین لانے لگ پڑا +
ایک جرمنی کے اخبار سے پارلیمنٹ یونان کے ایک تازہ جلسے
کا حال معلوم ہوا ہے - جسنے ثابت کردیا ہے کہ بڑے میان

تو بڑے میان پر چھوٹے میان سبحان اللہ + گورنمنٹ کے
ایک ممبر نے اپنی تقریر مین ایک مخالف جماعت کے عہدے دار
کی نسبت کچھ ایسی نکتہ چینان کی کہ جسکو وہ برداشت نکر سکا
بلکہ ایسا پرجوش ہوا کہ اٹھ کھڑے ہوکر اس نے سپیکر اور پریزیڈنٹ
پر فصاحت کی بوچھاڑین چلانی شروع کردین + طرز تقریر
کی شائستگی سے گھبراکر پریزیڈنٹ کونسل نے بہت کوشش
کی کہ اسکی زبان کو بند کرے مگر بیفائدہ + گورنمنٹ کے
طرفداروں کو غصہ آگیا - اور ہاتھون کو مشتون مین تبدیل
کرکے وہ صاحب تقریر توٹ پڑے کہ اسکو چپ کرائین +
مخالف پارٹی کے لوگ مٹی کے پتلے نہ تھے اور وہ سب انکے
مقابلے کے واسطے آگے آئے + وزیر عدالت کو دونون کے
جوش کو ٹھنڈا کرنے کی غرض سے آخرکار دست انداز ہونا
پڑا - اور جب دیکھا کہ مانتا ایک نہین تو انسانیت کے لباس
کو اتار کر انھون نے بھی کوٹھی پر رکھدیا پھر کیا تھا کہ پارلیمنٹ
مین گتھم گتھا بازی کا بازار گرم ہوا - اور یہان تک ہنگامہ ہوا کہ کوئی
تمیز نکر سکا کہ یہہ پارلیمنٹ کا اجلاس ہے یا گنڈون کا دنگل +
اس اجلاس مین تھسلی کے نائب دو مسلمان بھی حاضر تھے -
جنھون نے اس خوفناک تبدیلی سے حیران ہوکر سب سے پہلے
گھر کا راستہ لیا + خوب ہاتھا پائی ہوئی - گتھم گتھی چلی - ہاتھ
اٹھے اور دل کے بخار نکلے - اوزیر اکلی صاحب - وزیر عدالت
کو کہتے جاتے تھے کہ - تو وزیر تو ہوگیا ہے پر شہد پن ابتک
تجھ مین بدستور رہا اور ابھی تک تو اسی کی جاگیر کھاتا ہے +
غرضکہ چند گھنٹون تک خوب ہی جوت پیزار ہوا کی + ڈپٹی
سپیکر فنی ذوس کی ایک مونچھ بالکل اڑ گئی - اور ایک زبردست
لڑائی سے وزیر جنگ کی ناک بالکل بچ گئی + وزیر سررشتہ

نعیم کے کوت کے پرچے اڑ گئے اور تمام حاضرین کو اس جنگی مباحثہ
کا کچھ نہ کچھ پرشاد مل گیا +

اخبار عام

تحقیقات اصل انجیل کے معترض کو جواب

ناظرین باتمکین کی خدمت مین کمترین الہ دیا جلندگر لودہیانوی
عرض پرداز ہے کہ تھوڑا عرصہ ہوا کہ کمترین نے ایک مضمون بعنوان
تحقیقات اصل انجیل شایع کیا تھا اوسکے جواب مین محمد حنیف
صاحب عیسائی نے کچھ کچھ اپنے خیال کے موافق اخبار نور افشان
نمبرہ ۱ جلد ۱۰ مین تحریر کیا ہے مناسب تو یہہ تھا کہ اوس تحریر
لایعنی کا جواب اسیوقت تحریر کیا جاتا مگر بسبب کم فرصتی کے دیر
ہوگئی پس اب اوسکا جواب قلمبند ہوتا ہے مگر پہلے ہم اپنے
مضمون تحقیقات اصل انجیل کا خلاصہ ہدیہ ناظرین کرتے ہین
اور وہ یہہ ہے کہ یہہ انجیل مروجہ حال جو ہمارے ہاتھون مین ہے
اسمین چار قسم کے کلام مخلوط ہین

قسم اول وہ کلام جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر بطور وحی
الٰہی نازل ہوی تھی اور آپ اس کلام کو بطور وعظ و نصیحت کے
ارشاد فرمایا کرتے تھے چنانچہ وہ کلام جناب متی صاحب نے اپنی انجیل
باب ۵ سے باب ۷ درس ۲ تک نقل کیا ہے علاوہ اسکے اور
بھی اس قسم کے کلام اناجیل اربعہ مین موجود ہی اور ہم اہل اسلام اس
قسم اول کو کلام الٰہی جانتے ہین اور ہمارے ساتھ مصنف انجیل
لوکا بھی شامل ہے چنانچہ لوکا نے اپنی انجیل باب ۵ کے شروع
مین صاف لکھا ہے کہ ایسا ہوا کہ جب خدا کے کلام سننے کو لوگ
اسپر یعنے حضرت عیسیٰ پر گری پڑتے تھے - دیکھتے جو کلام حضرت
عیسیٰ بطور وعظ کے لوگون کو سناتے تھے اس زمانہ کے لوگ
اسکو کلام الٰہی تصور کرتے تھے اور اسکو کلام انجیل مرقس باب
اول آیت ۱۵ و باب ۸ درس ۳۵ وغیرہ مین انجیل بیان

کیا گیا ہے اور قرآن شریف مین بھی اسی کلام کو کلام اللہ
اور انجیل من جانب اللہ لکھا ہے -

قسم دوم وہ کلام جو حواریون نے بچشم خود دیکھکر نقل کیا ہی
مثلاً حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا گرفتار ہونا حواریون کا
بھاگ جانا پطرس کی جھوٹی قسمین کھانا جیسا کہ انجیل متی
باب ۲۶ سے واضح ہے -

قسم سوم مین وہ کلام ہے کہ اوسکے متکلم کا ہی پتہ نہین کہ
کون ہے مثلاً انجیل یوحنا کا آخری باب درس ۲۴ و ۲۵ +

قسم چہارم وہ باتین ہین جو بعض بزرگان دین عیسوی کے
عالمون نے بعض بعض فقرات متن انجیل کا حاشیہ پر لکھدیا
تھا دوسری تیسری نقل کے وقت وہی حل شدہ حاشیہ پھر
متن مین داخل ہوگیا چنانچہ یہہ امر تفسیر ہارن وغیرہ سے بخوبی
معلوم ہوسکتا ہی - الغرض ان چار قسمون مذکورہ بالا سے ہم
اہل اسلام قسم اول کے سوا تین قسم مابعد کو کلام الٰہی نہین
جانتے بلکہ کلام الٰہی سے علیحدہ بطور تواریخ کے تصور کرتے ہین
اب جو کچھ میان حنیف صاحب نے ہمارے مضمون کا جواب دیا ہے
اوسکی تھوڑی تھوڑی عبارت نقل کرکے جواب الجواب لکھتا ہون

قولہ نور افشان نمبرہ ۱ جلد ۱۰ مسیحیون کی متواتر حملون نے
الکو یعنے اہل اسلام کو اتنا مجبور کر رکھا ہے کہ بیچارے جان سے
عاجز ہو رہے ہین +

جواب میان حنیف ہاتھ مین حلف لیکر کہین کہ اشتہاری
کتاب مین کسکے جانب سے چھپ چکی ہی اور صدہا روپیہ کا انعام
اپنے جواب دینے والون کو کون دیتے ہین کیا کوئی اشتہاری
کتاب جسپر انعام کا وعدہ ہو عیسایون کی طرف سے بھی چھاپی
گئی ہے اگر کوئی کتاب ہو تو براہ مہربانی اوسکا نام و نشان

ارشاد فرمایا ذرا خلاصہ کرشن جی وغیرہ کو بھی کہین
وقوع ہوا کرتا ہے ہان البتہ یہہ متواتر سنے شاید حنیف صاحب
مان کو عالم خواب مین اگر کرتے ہون تو کرتے ہون ورنہ ظاہر
مین تو اہل اسلام ہی نے عیسائیون کا ناک مین دم بندکر
رکھا ہے ہمارے اس قول پر چند اشتہاری کتابین گواہ ہین
مثلاً دولت فاروقی لحن داؤدی رقیمۃ الوداد وغیرہ ۔

اب حنیف صاحب قسم اول کے جواب مین تحریر فرماتے ہین ۔

قولہ صاحب من آپکا یہہ نیا ڈھنگ نکالنا بھی ظاہر بے فائدہ
ہی معلوم ہوتا ہے اور پھر یہی دعوی عیسائیون کا قایم کا قایم
ہی رہتا ہے کہ اناجیل مروجہ حال ہی اصل انجیل ہے آپ کی
اس غلطی لفظ انجیل کی معنی سے ناواقف ہونیکی وجہ سے ہے

جواب ناظرین حنیف صاحب کی چالاکی کے
طرف خیال فرمائین کہان ہمارا دعوی کہ اس انجیل مروجہ
حال مین چار قسم کی کلام ہے اور ہم اہل اسلام قسم اول کے
سوا تین قسم اخیر کو کلام الہی نہین جانتے اور کہان لفظ
انجیل پر بحث ۔ اجی میان حنیف صاحب کلام تو صرف کلام
الہی اور کلام بشر مین تمیز کرنے پر ہو رہی ہے آپکا خیال
کہان چلا گیا اور لفظ انجیل کے معنے ہمنے کب ماتم کرنے اور
رونے پیٹنے کے کئے تھے جسپر آپنے ہمین ناواقفیت کا الزام
لگایا بیشک انجیل کی معنی خوشخبری کی ہین دیکھو اعجاز قرآن
صفحہ ۶۶ ۔ اور بعض بعض کتب مین انگلیون اور انگلیوس
بھی دیکھا گیا ہے بھائی حنیف صاحب اجنبی بحث درمیان
لانا عاقلون کا کام نہین ۔ پھر ہماری قسم اول کے کلام
الہی قبول کرنے پر حنیف صاحب فرماتی ہین ۔

قولہ خیر اس ہم فہمیت سے آپنے اتنا تو مان لیا ہم آپکی

مسلمات ہی سے آپکو قایل کر سکتے ہین کیا آپنے کبھی بھی
یوحنا کا سیر و مطالعہ نہین کیا اوسمین مسیح کے کلام اور وعظ
کا بہت کچھہ بیان ہے اور اوسکے ابن اللہ ہونے اور دنیا کے
کفارہ کے لیے مصلوب ہونے کے جتنے دلایل خود خداوند یسوع مسیح
کے زبانی اوسمین موجود ہین اور اناجیل ثلثہ مین بھی کہیں منقول کیا
انسے آپکو ابتک بطلان مذہب احمدی اور اثبات مذہب عیسوی
ثابت نہین ہوا ذرا سوچو تو سہی ۔

جواب اچھا یون ہی سہی لو ہم تم دونو مکر انجیل مین
تلاش کرین کہ کتنی جگہہ مسیح اپنے آپ کو ابن آدم کہتے ہین
اور کتنی جگہہ مسیح اپنے آپ کو ابن اللہ کہتے ہین یون تو یون
ہی سہی بندہ نے بارہا انجیل یوحنا تو ایکطرف ساری
بیبل کا سیر و مطالعہ کیا ہے جسطرح حضرت عیسی علیہ السلام کو
ابن اللہ لکھا ہے اسیطرح اکثر انبیا علیہ السلام کو توریت و
زبور و صحایف انبیا مین ابن اللہ لکھا ہے کیا آپ نے کتب
سابقہ کا کبھی مطالعہ نہین کیا ۔ کیا آپنے مذہب عیسوی کی
بیخ کنی نہین ہو سکتی قسم دوم کی بابت مینے لکھا تھا کہ
حواریون نے بطور تواریخ کے بچشم خود دیکھکر لکھا ہے اسکے
جواب مین حنیف صاحب فرماتے ہین ۔

قولہ ہربان من کیا آپنے قرآن بھی دیکھا ہے کہ نہین
اسمین یوسف کا ابراہیم کا اصحاب کہف اور ایسے ایسے لوگون کا
جو تاریخی حال لکھا ہے کیا وہ بھی کلام اللہ نہین ۔

جواب کیا ان انبیا علیہم السلام کا حال اُن حضرت نے
حواریون کے مانند دیکھکر لکھا ہے جسکی آپ نظیر دے رہے ہو
خیال تو کرو کہان رام رام کہان تین مین جناب من اون
انبیا علیہم السلام کے حق پر تو خود خداوند کریم اپنے کلام پاک مین

ارشاد فرماتا ہے کہ یہہ قصہ جات ہمنے بطور وحی کے نازل کئی
ہین جیسا کہ یوسف علیہ السلام کے قصہ کی بابت سورہ یوسف
رکوع ۱۰ پھر سورہ آل عمران رکوع ۴ کو نظر انصاف سے
غور فرماوین - پھر مینے عبرانیون کے خط کی بابت لکھا تھا کہ
اس خط کے مصنف کا حال کسی عیسائی کو معلوم نہین اسکے
جواب مین میان حنیف صاحب لکھتے ہین +

قولہ بھلا صاحب یہہ آپکو کیونکر معلوم ہوا کہ اس خط کا
مصنف کسیکو معلوم نہین قریبًا کل مسیحی اسکو حضرت پولوس
کی تصنیف بتاتے ہین اور اوسکی اصل عبارت سے بھی صاف
ظاہر ہوتا ہے کہ یہہ خط مقدس پولوس کا ہے ہان البتہ
ایسے بھی اشخاص تھے جنہون نے اسکے پولوس کے ہونے سے
انکار کیا مگر ایسے تو صرف معدودی چند ہی تھے اور اوس کے
برخلاف گواہان بے شمار +

جواب میان حنیف صاحب اگر آپ اپنے دعوے مین سچے
ہین تو ان گواہان بیشمار سے دو چار کا نام تو لکھا ہوتا تاکہ
آپکا دعوی با دلیل ہوتا یون ہی زبانی دعوی کون مانتا ہے
حالانکہ یہہ دعوی بھی صرف آپکی ناواقفی کا ہے دیکھئے کتاب
سوال وجواب ترجمہ پادری یونس سنگھ و پادری والش صاحب
چھاپہ الہ آباد مشن پریس سنہ ۱۸۶۵ صفحہ ۵۳ سوال ۲۵۱ کے
جواب مین اس عبرانیون کی خط کی بابت لکھتے ہین کہ اسکی نسبت
لوگون مین بڑا اختلاف ہے بہتیرے اوسی پولوس سے نسبت
دیتے ہین اور بہت سے عالی سند نکتہ دان اس بات کو عقل
کے ساتھ رد کرتی ہین پر اوس کے راقم کا تصنیف نہین کر سکتے
پھر صفحہ ۱۵۴ سوال ۲۲۵ اسی کتاب سوال وجواب مین
لکھا ہے وہ یہہ کہتے ہین کہ اسکا طرز پولوس کے طرز کی مانند
نہین ہے پر اکثر مقامات مین اوسکی طرز سے اختلاف پڑتا
ہے جو لوگ یونانی کا بخوبی علم رکھتے ہین کہ اس خط کی
یونانی پولوس کی یونانی سے مشابہ نہین ہے - پھر دیکھئے تاریخ
یوسی بیس کے چوتھی کتاب کے باب ۲۵ مین ارجن کا قول یون
نقل کیا ہے کہ جو احوال قبل ہمارے زبان زد ہو رہا ہی
وہ یہہ ہے کہ بعض کہتے ہین کہ کلیمنٹ نے جو بشپ روم کا
نامہ عبرانیون کا تصنیف کیا ہے اور بعض کہتے ہین کہ یہہ
لوقا کا ترجمہ کیا ہوا ہے الغرض یہہ خط ایسا مشکوک ہے کہ
علماء مسیحی اسکو صحیح طور سے کسیکی طرف منسوب نہین کر سکتے
اور یہی ہمارا دعوا ہے - میان حنیف صاحب کیا آپکو علماء مسیحی
کے اقوال معلوم نہین تھے جو آپنے ایسا دعوی خلاف
اپنے بزرگون کے کیا - سچ ہی تعصب اور ہٹ دھرمی آدمی کو
اندھا کر دیتی ہے - پھر میرے اس قول پر جو مینے لکھا تھا
کہ متی سے مکاشفات تک ہر ہر فقرے انجیل کو خدا کا کلام
نہ خیال کرین - حنیف صاحب فرماتے ہین -

قولہ صاحب میری اناجیل مروجہ حال بعینہ و بجنسہ زمانہ
تصنیف قرآن مین مسیحیون کے پاس موجود تھین اور مسیحی اسکو
استعمال کرتے اور خدا کا کلام جانتے تھے اسکی طرف قرآن
مین بھی جا بجا اشارہ ہین +

جواب بھلا میان حنیف قرآن شریف مین کہان لکھا ہے
کہ انجیل مروجہ حال متی سے مکاشفات تک کلام الہی ہے
اور یہہ خانگی چٹھیان جو ایک صاحب نے دوسرے کو تحریر کین
کب قرآن شریف نے انکو الہامی کہا ہے ہان قرآن شریف
مین یہہ تو ضرور لکھا ہے کہ جو کلام حضرت عیسی پر نازل ہوے
وہ بیشک کلام الہی ہے سو اوسکو ہم قسم اول مین بیان

کرچکی ہین جس سے میان حنیف صاحب بھی انکار نہین کرسکتے
پھر مین نے قسم سوم کی بابت لکھا تھا کہ یہہ خانگی چشمان
جو ایک صاحب نے دوسرے صاحبون کو تحریر کین کیونکر
الہامی ہو سکتے ہین اسکے جواب مین حنیف صاحب فرماتے ہین

قولہ حضرت الہام کی معنی سن لیجئے- الہام خدا کے خاص
برگزیدہ شخصون کو ہوا کرتا تھا اور اوسکا مطلب یہہ تھا
کہ بولنے والے یا لکھنے والے کو غلطی سے بچاوے اگر کوئی تواریخی
واقعہ ظلمبند کرتا تو اوسکی ہدایت اپنے روح کے وسیلہ
ایسی کرے کہ کوئی بات خلاف واقعہ نہ لکھے +

جواب اس آپکی تحریر مذکورہ بالا کے دو جواب ہین
پہلا جواب تو اوسکا یہہ ہے کہ یہہ الہام کی معنی بیان کرنے
آپکی سراسر غلط اور آپکی معتبر مفسرون کے خلاف ہین چنانچہ
آپکی تحریر کے برعکس آپکے بزرگ پادری ہارن صاحب
اپنی انتوڈکشن اوپر علوم بائبل مطبوعہ سنہ ۱۸۲۵ لندن
جلد اوّل کے صفحہ ۱۲۵ مین ہارن صاحب نیسٹ اگسٹین
صاحب کا قول نقل کرتے ہین کہ جن شخصون پر روح القدس
مذہب کی باتین الہام سے پہونچاتا ہے وہی شخص بعض
اوقات مثل دیانت دار مورخون کے یعنے بغیر الہام کے
بھی لکھا کرتے تھے دیکھئے بموجب قول ہارن صاحب کے بھی
بخوبی معلوم ہوگیا کہ تمام تحریرین حواریون کی الہامی نہین
بلکہ جو باتین بطور تاریخ کے بچشم خود دیکھکر لکھی ہین وہ
بغیر الہام کے لکھی گئی ہین اور یہی ہمارا مطلب ہے دوم تفسیر
ہنری اور سکاٹ کی اخیر جلد مین لکھا ہے کہ ضرور نہین کہ ہر
لکھا پیغمبر کا الہامی یا قانونی ہو اور اس لئے حضرت سلیمان
نے بعض الہامی کتابین لکھین یہہ ضرور نہین کہ جو اونھون
نے بطور تاریخ کے لکھا ہے وہ بھی الہامی ہو اور یاد رکھنا
چاہئے کہ پیغمبر اور حواری خاص خاص مطلب اور موقع پر الہام
کئے جاتے تھے انتہی- دیکھئے حضرت سلیمان علیہ السلام کا
تاریخی حال لکھنا الہام سے نہین ہو سکتا تو حوارئین کا
تاریخی حال لکھنا کیونکر الہامی ہو سکتا ہے دوسرا جواب
یہہ ہے کہ تم جو لکھتے ہو کہ اوسکی ہدایت اپنی روح کے وسیلہ
ایسی کرے کہ کوئی بات خلاف واقعہ نہ لکھی جناب من اب
انجیل کے مصنفون کا خلاف واقعہ لکھنا بھی سن لیجئے اوّلا
پیدایش باب ۴۷ ورس ۲- و خروج باب اوّل آیت اوّل
استثنا باب ۱۰ مین لکھا ہے کہ جب حضرت یعقوب علیہ السلام
کا گھرانا مصر مین داخل ہوا تو ستر شخص سوا زن و مرد تھے
برخلاف اسکے لوکا صاحب اعمال الرسل مین باب ۷ ورس ۱۴
مین پچھتر لکھتی ہین اب دیکھئے یہہ کیسا صریح خلاف واقعہ
لوکا صاحب نے تحریر کیا ہے دوم انجیل متی باب ۲۷ ورس ۴۴
و مرقس باب ۱۵ ورس ۳۲ مین لکھا ہے کہ دو چور جناب مسیح
کے ہمراہ صلیب پر کھینچے گئے تھے وہ دونون آپکی بے ادبی
کرتے تھے برخلاف ان دونون انجیلون کے جناب لوکا صاحب
اپنی انجیل باب ۲۳ ورس ۲۹ سے ۴۴ تک صرف ایک
چور کی بے ادبی کرنی لکھتا ہے سوم اعمال باب ۹ ورس ۷
مین پولوس کا قصہ جو لکھا ہے اسمین لکھا ہے کہ پولوس کے
ہمراہ تینون نے آواز تو سنی جو پولوس سے کلام کرتا تھا
مگر دیکھا کچھ نہین برخلاف اسکے یہی قصہ اعمال باب ۲۲
ورس ۹ مین جو لکھا ہے وہان لکھا ہے کہ پولوس کے ہمراہیون
نے نور تو دیکھا مگر آواز مطلق نہین سنی- انتہی-
دیکھئے ایک جگہہ آواز کا سننا ثابت دوسری جگہہ آواز کی نفی

اعوض اگر اسطرح کے خلاف واقعہ تمام بائبل کی نقل کردن تو
ایک دفتر بیان کرنے کو چاہئے علاوہ ازین خلاف واقعہ لکھنا
تو ایک طرف ان الہام یافتہ مصنفان اناجیل کا جنکو بزعم
انکے روح کے وسیلہ سے ہدایت کہی جاتی تھی کہی جگہہ جھوٹہہ
لکھنا بھی ثابت ہے چنانچہ مشتے نمونہ از خروار چند جھوٹہہ
حوارئین الہام یافتہ کے پاس خاطر میان حنیف صاحب کے
نقل کرتا ہون دیکھئے پہلا جھوٹہ متی باب ۲ ورسل مین بسبب
سکونت ناصرت حضرت مسیح کو ناصری جو لکھا ہے جناب متی صاحب
ایک پیشین گوئی بنانے کی خاطر لکھتے ہین کہ جیسا نبیون نے فرمایا
تھا پورا ہوا کہ وہ ناصری کہلائیگا حالانکہ تمام عہد عتیق مین
کہین نہین لکھا کہ ببسبب سکونت ناصرت بستی کے ناصری کہلائیگا
یہہ صریح متی صاحب کا جھوٹہہ ہے دوم عبرانیون کے خط
باب اول آیت ۶ مین لکھا ہے کہ جب دنیا مین پہلوٹھے کو
لایا تو حکم کیا کہ تمام فرشتے سجدہ کرین دیکھئے اگر پہلوٹھے سے
یہان مراد حضرت آدم علیہ السلام ہین تو توریت مین کہان
لکھا ہی کہ فرشتونے حضرت آدم کو سجدہ کیا اگر پہلوٹھی
سے مراد حضرت عیسی ہین تو انجیل مین بتاوین جہان لکھا
ہو کہ حضرت عیسیٰ کو فرشتون نے سجدہ کیا ہے اب نہین
معلوم یہہ فرشتون کا سجدہ جناب پولوس صاحب نے کہان
سے تراشا ہی سوم خط یہود اباب اول آیت ۹ و ۱۳ مین
بھی صریح جھوٹہ لکھا ہے چنانچہ اس جھوٹہ کو پادری فنڈر نے
بھی قبول کرلیا ہے دیکھو حل الاشکال مطبوعہ ۱۲۷۳ھ کے
صفحہ ۵۰ باقی رہی قسم چہارم یعنے متن کے بعض فقرات کا
حل اور سکی بابت میان حنیف صاحب نے میرے روبرو زبانی
اقرار کرلیا ہے کہ ضرور جو آیات بطور حل کے حاشیہ پر لکھی ہین

بیشک متن مین داخل ہوگئین بندیہ اس اقرار میان
حنیف صاحب کے اور تمام عیسائیون پر ہماری تحریف کنی دگری
ہوی میان حنیف صاحب آپنے کیا عمدہ جواب ہمارے مضمون
تحقیقات اصل انجیل کا دیا گویا اپنے اوپر ڈگری جاری کروا
الی شاباش میان حنیف صاحب کے مضمون نویسی پر فقط والسلام
ناقم اردیا

الوقف للہ

کتاب بخاری شریف مطبوعہ مطبع احمدی کا صحت نامہ غایط
جناب مولوی پیر محمد صاحب محافظ کتبخانہ مدرسہ مظاہر علوم
سہارن پور نے باستعانت جناب مولانا مولوی محمد مظہر صاحب
مدرس اول مدرسہ مذکور تیار کرکے مطبع ہاشمی میرٹھ مین
چھپوایا ہے جس صاحب کو ضرورت ہو بارسال تکٹ آدھہ
آنہ محصول ڈاک طلب فرماوین اور اپنی پتہ ونشان مقام سے
واضح کرکے اطلاع بخشین خط بنام مولوی پیر محمد صاحب محافظ
کتب خانہ مدرسہ مظاہر علوم یا بنام مولوی عبدالواحد خان صاحب
مہتمم مدرسہ مذکور کے ہونا چاہئے فقط والسلام نور محمد عفی عنہ

خود رائی فضیحت دیگرانرا نصیحت

سچ ہی آدمی کو اپنے ذاتی عیوب اور نقصانات بہت ہی
تھوڑی نظر ہوتی ہے برخلاف اسکے دوسرے لوگون کے معائب
اور مناقص پر بہت جلد اور زور سے نظر پڑجاتی ہے بجز
لوگ اپنے ذاتی عیوب اور نقصانات کو جانتے اور دیکھتے بھی
ہین مگر اونکو محاسن سمجھکر درگذر کرجاتے ہین اور اور
لوگون پر اوہنین قبوحات کی بابت اعتراض اور الزام قایم
کردیتی ہین دور اندیش اور دانا وہ آدمی ہے کہ جو اپنے
ذاتی عیوب اور قباحتون پر نہایت نیک نیتی سے فکر اور
غور کرے اور حتی المقدور اسمین کوشش کرے کہ جملہ

خود را فضیحت دیگران را نصیحت - مصداق نہ بنا پڑے

اخبار نور افشان لودیانہ نمبری ۲۷ جلد ۱۰ مطبوعہ ۶ جولائی

۱۸۵۹ء مین ایک صاحب محمد حنیف نامی نے ایک مضمون معنون

بہ عنوان ہندومت اور روح کے خلیفے + طبع کرایا ہے مضمون

مذکور مین صاحب موصوف نے ہندومت پر اس قسم کا اعتراض

اور الزام قایم کیا ہے کہ جو دین عیسائی پر بہت عمدہ طرح

سے چسپاں ہو سکتا ہے - ہندومت والے تو محمد حنیف صاحب

کے اعتراض مورودہ کو تاویل سے شاید رد بھی کر دکھائین گے

مگر جو اعتراض عیسائی مذہب پر وارد ہے اوسکو تو محمد حنیف

صاحب چھوڑ کر شاید ساری دنیا کے کالے اور گورے عیسائی

بھی کم نصیب اور مردار ثابت نہین کر سکتے افسوس صاحب مضمون

نے نور افشان کے چند کالم سیاہ کرنی اور اظہار جوش

مذہبی کے واسطے اپنی گھر کی بھی خبر نہین لی اب تمام دانا اور

باعلم اہل ہنود عیسائیون الخصوص محمد حنیف صاحب کے

عقل و فراست پر قہقہہ لگا رہے ہین ای ناظرین اخبار

منشور محمدی مین آپ لوگون کے تعزیح طبع کے لیے صاحب

مضمون کی عبارت اعتراضیہ اور پھر اوس کے مقابلہ مین

عیسائی مذہب کے نقصان اور قبوحات اوسی معاملہ مین ظاہر

کرتا ہون آپ انصاف فرماوین کہ عیسائیون کو ہندؤن

کے روبرو اوس خاص معاملہ مین بولنا اور بحث کرنا جایز ہے

یا نہین - مین وید کی عبارت نشان دادہ محمد حنیف صاحب کے

بابت کوئی بحث نکرون گا اوسکی صحت معانی یا صحت لفظی

کے نسبت ہندومت والے ہی گفتگو کرین گے مین صرف محمد حنیف

صاحب کے اعتراض کے نسبت بحث کرونگا محمد حنیف صاحب

مضمون مذکورمین ارشاد فرماتے ہین کہ +—

قولہ ان تمام حواریون سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ قدیم

فلاسفی ہندسے مطابق اتما (یعنے روح) اور مادہ کوئی شئی

نہین بلکہ - پراتما ہے (یعنے خدا) سب مین پرگشہ ہو رہی ہے

جو کچھ دکھائی دیتا ہے یہہ صرف سایہ ہے جسکی مثال خواب سے

دی جاتی ہے اوسمین سبھ سے چیزین تو معلوم ہوتی ہین

پر اصلی اور حقیقی چیزین نہین وہ تو گویا موہوم ہین لیکن

اس مسئلہ پر حال کے لیے اتنا ہی کہنا ضروری ہے کہ اول تو

یہہ بات اپنی ذات مین ہی ایسی ہے کہ اسکا ثابت کرنا مشکل ہے

دوسرا اسی خیال سے دنیا مین نیکی بدی کی تمیز باقی نہین رہتی

کیونکہ جسکو ہم نیکی یا بدی جانتے ہین حقیقت مین وہ کوئی

اصلی اور حقیقی سے نہین ہے صرف مایہ ہے تیسرا اگر ایک ہی

پرم آتما جو کہ سب مین ہے خواب دیکھ رہی ہے تو کیونکر ایک ہی

وقت مین مختلف خیالات یا خواب ہو سکتی ہین مثلاً زید کو

ایک وقت جو خیال ہے اوسی وقت عمرو کو کوئی اور بکر خالد

ولید وغیرہ کو اور پس اگر زید عمرو بکر خالد ولید وغیرہ مین

ایک ہی اتما ہے تو فلاسفی کے قاعدے سے ایک ہی وقت

مین ایک ہی آتما کو جدا جدا خیال نہین کر سکتے چوتھا اگر

پراتما کل مین پرگٹ ہے تو ناممکن ہے کہ جس شئی کو ایک شخص

اچھا کہے اوسے دوسرا برا یا ایک شئی اچھی خیال کی جاوے

اور دوسری بری - پانچوان یہہ مسئلہ اس بات کو بھی

قایم کرتا ہے کہ خدا کی ذات جدا ہو سکتی ہے اور کہ خدا کی

ذات سے اوسکی صفات بھی جدا ہو سکتی ہین اور کہ خدا

کی ذات خراب اور گنہگار بھی ہو سکتی ہے - پس مذکورہ

بالا دلایل پر غور کرنے سے عقل اسکو تسلیم نہین کر سکتی کہ

خالق مخلوق اور مخلوق خالق مانا جاوے اور یہہ بھی قرار

دیا جاوے کہ ایک میری ہستی کے سوائے اور جو کچھ ہے وہ
صرف مایہ ہی ہے + -

اقول راقم مضمون نے جسقدر دلایل اعتراض کے طور پہ
ہندؤن کی مسئلہ مذکور پر وارد کی ہین ادنی غور سے معلوم
ہوتا ہے کہ اون سب کا اثر عیسائی مذہب پر ایک آسانی سے
سچے طور پر وارد کیا جا سکتا ہی اگر راقم صاحب غور کرتے تو
شاید اس ایک طرفہ راے اور اعتراض کرنے سے بچ جاتے
مگر افسوس اونہون نے بلکہ کسی قسم کی فکر اور غور کے ہندومت
پر مسئلہ مذکور کے بابت اعتراض کرنی شروع کر دیئے -
قبل اسکے کہ ہم معترض صاحب کے اعتراضات اور ایک طرف
دلایل کو عیسائی مذہب پر چسپان کر کے دیکھین ایک ضروری
مقدمہ مذکر ناظرین کرتی ہین تاکہ کل آیندہ ایک عمدگی اور
آسانی سے سمجھہ مین آجائے +

مقدمہ منطق مین یہہ قاعدہ اور اصول مقرر ہو چکا ہے
کہ جب من جملہ افراد ایک جنس کوئی فرد ممکن یا ناممکن ثابت
ہو جاوے تو پھر اوسکے تمام افراد پر بلالحاظ اس امر کے کہ اون
افراد ایک جنس کا اوس ایک خاص فرد کی طرح من حیث
الممکن بالفعل ظہور ہو یا نہ ہو + لفظ ممکن یا ناممکن اطلاق
کیا جاویگا - بعض ممکنات ایسے ہین کہ اونکو صرف بالقوہ
ممکن ہونے کی حیثیت سے ممکن کہا جاتا ہے - اور بعض کو
بالقوہ اور بالفعل دونون کے اشتراک سے ممکن کہا جاتا
ہے اگر کوئی ممکن بالفعل ممکن نہ ہو تو اس سے یہہ لازم
نہین آتا کہ وہ ممکن حیث القوہ بھی ممکن نہ رہین کسی ممکن
کا بالفعل ظاہر ہونا ایک اتفاقیہ امر اور مربوط بہ مختلف
اسباب ہی جب اتفاق اور مختلف اسباب کا سرمایہ جمع

ہو جاتا ہے تو ظہور بالفعل ہو جاتا ہے جب سرمایہ
موجود نہین ہوتا تو نہین ہوتا - بعد از بیان مقدمہ
مذکور ناظرین پر واضح ہو کہ محمد حنیف صاحب نے ہندومت
پر مسئلہ مذکور یعنے مسئلہ روح کے بابت صرف اسپر
اور زور پر اعتراض کی ہین کہ ہندومت والون نے
روح انسانی کسی شئی کو قرار نہین دیا بلکہ سب نین -
(پرم آتما) یعنے خدا کو داخل اور سمایا ہوا مانا ہے
ہم کہتے ہین کہ اگر ہندومت وید کے نشانات مذکور
کے کوئی تاویل بھی نہ کرین تب بھی اونپر کوئی عیسائی
مذہب کے اصول ماننے کی حیثیت سے اعتراض نہین کر سکتا
کیونکہ عیسائی مذہب کے اصولون پر اسی قسم کے اعتراضات
وارد ہو سکتی ہین محمد حنیف صاحب کی پہلی دلیل یہہ ہے کہ
یہہ بات ثابت نہین ہو سکتی ہم کہتے ہین کہ مسیح کا خدا
ہو کر انسان کے جسم مین حلول کر کے دنیا پر پیدا ہونا یا
خدا کا مسیح کے جسم مین حلول کرنا کب ثابت ہو سکتا ہی
جو موانعات اصول ہنود کے ثبوت کے مانع ہین وہ ہی
حضرت عیسی کے خدا یا متجسم بخدا کے ثابت کرنے کے واسطے
مانع ہین - ہندؤن کے اصول کے موافق تو جیسا آپ نے
اپنی دوسری دلیل مین بیان کیا ہے نیکی اور بدی کی تمیز
باقی نہین رہتی لاکن عیسائیون کے اس اصول سے کہ مسیح
جو خدا تھا انسان کے جسم مین آکر معافی عصیان اور ذنوب
کے لئے کفارہ ہوا نیکی اور بدی کرنے کی کوئی سزا اور
جزا باقی نہین رہتی اور نہ خدا کا عدل بچتا ہے کیا یہہ عدل
ہے کہ ساری خلقت بکر - زید - عمرو - خالد - ولید وغیرہم -
گناہ کرین اور بیچارا مسیح پکڑا جاے ہندؤن کے مت پر تو

یہہ اعتراض وارد ہوتا ہے جیسا کہ آپ نے اپنی دلیل نمبری نمبر ۳ مین بیان کیا ہے کہ اگر سب مین ایک ہی پرم آتما ہی تو کیونکر ایک ہی وقت مین مختلف خیالات یا خواب ہو سکتی ہین لاکن بالمقابل اُسکے عیسائیون کے مذہب پر یہہ اعتراض ہے کہ جب الوہیت اور بشریت یا انسانیت بلحاظ کیفیت ذاتیت وحقیقت واثر ذات وصفات ایک نہین ہے تو پھر اون دونون کا مسیح علیہ السلام کے جسم مین کیونکر میل ہو سکتا ہے ہندو کہہ سکتی ہین کہ جس طرح پر مسیح کے جسم مین دو متفاوت الذات اور مخالف الصفات شیئون کا میل ہو سکتا ہے اسی طرح پر باوجود ایک ہی پرم آتما ہونے کی ایک ہی وقت مین مختلف خیالات اور خواب ظہور پذیر ہو سکتی ہین - آپکی یہہ دلیل بھی (کہ اگر پرم آتما کل مین پرگٹ ہے تو ناممکن ہے کہ جس شئی کو ایک شخص اچھا کہے اوسے دوسرا بُرا یا ایک شئی اچھی خیال کی جاوے اور دوسری بُری) عکسی قاعدہ سے عیسائی مذہب پر چسپان ہے ہم کہتے ہین کہ اگر مسیح کے جسم مین خدا پرگٹ ہے یا یہہ کہ مسیح خدا کی حیثیت سے انسان کے جسم مین پرگٹ ہوا تو ناممکن ہے کہ الوہیت غیر محدود اور پاک و مقدس ہو کر انسانیت محدود مین سما جاوے اگر ہندؤن مت کے رو سے خدا کی ذات اور صفات جدا ہو سکتی ہین اور خدا کی ذات خراب اور گنہ گار ہو سکتی ہے جیسا کہ آپنے اپنی پانچوین دلیل مین بیان کیا ہے تو عیسائیون کے خدا کی ذات اور صفات بھی جدا اور خراب اور گنہ گار ہو سکتی ہے جیسا ہندو مت والون کا مسئلہ مذکور ماننے سے خالق کو مخلوق اور مخلوق کو خالق کہنی پڑتا ہے اس سے بڑھکر عیسائیون کے مذہبی اصول ماننے سے خالق کو مخلوق اور مخلوق کو خالق ماننا پڑتا ہے

بلکہ ہنود تو اپنی مسلمات کے اصولون کی کچھ تاویل بھی کر سکتے ہین عیسائیون کو وہ بھی حاصل نہین عیسائی لوگ اس امر کو مانتے ہین کہ مسیح خدا کا بیٹا تھا بلکہ خدا مسیح مین حال تھا یا یہہ کہ مسیح خدا ہو کر انسان کے جسم مین ظاہر ہوا جیسا کہ پولوس کہتا ہے کہ خدا جسم مین ظاہر ہوا کیا اس عقیدہ کے ماننے اور تصدیق کرنے سے عیسائیون پر اعتراض وارد نہین ہوتا جیسا پرماتما کے تمام انسانون مین پرگٹ ہونے سے خدا کی ذات اور صفات جدا ہو سکتی ہین اور خدا کی ذات خراب اور گنہ گار ہو سکتی ہے اور خالق کو مخلوق اور مخلوق کو خالق ماننا پڑتا ہے بڑی تماشا کی بات ہی جب خدا ہندؤن کے مت کے رو سے کل سرشٹی انسان مین پرگٹ ہوا تو اوسکی صفات اور ذات جدا اور خراب اور گنہ گار ہو جاوے اور جب عیسائی دین کے رو سے مسیح کے جسم یا بہ حیثیت مسیح کے خدا ہونے کے انسان کے جسم مین ظاہر ہوتا ہو تو پھر کچھہ بھی قباحت حادث نہ ہو بھلا صاحب پرگٹ ہونا تو باعتبار پرگٹ ہونے کے ایک ہی ہے یہہ دو نتیجہ کہان سے پیدا ہو گئے اگر ہندؤن کے اصول کے رو سے خدا کا انسان کے سرشٹی مین پرگٹ ہونا موجب خرابی اور جدائی ہے تو عیسائیون کے مذہب کے رو سے خدا کا انسان کے جسم مین ظاہر ہو کر سولی پانا کیون باعث خرابی اور جدائی نہین اگر کہو کہ ہندو تمام سرشٹی مین خدا کا پرگٹ ہونا مانتے ہین اور عیسائی صرف مسیح کے جسم مین تو ہم کہتے ہین کہ اس کثرت اور قلت سے

عیسائیون کے مذہب پر سے اعتراض نہین اوٹھہ سکتا ہم
اوپر کے سطرون مین مقدر معینہ مین اس امر کو ثابت کرآئے
ہین کہ جب منجملہ افراد ایک مین ایکمفرد کا ممکن یا ناممکن ہونا
خواہ بالفعل ہو اور خواہ بالقوہ ثابت ہوجاوے تو دوسری یعنے
بقیہ افراد کا بھی ممکن ہونا یا ناممکن ثابت ہوجاویگا اس قاعدہ
منطقی کے رو سے ہم کہتے ہین کہ جب مسیح خدا کی حیثیت سے ایک
دفعہ انسان کے جسم مین ظاہر ہوگیا جیسا کہ کل عیسائیون کا مانا
ہوا مذہب ہے پولوس کہتا ہے کہ خدا جسم مین ظاہر ہوا اور
اوسیکے پیروی سے۔ ریورنڈ باباپد مبخی مسیح کے لایف مین
فرماتی ہین ۔ ۵ ۔ لاکلام مسیح تمام موجودات کا خالق ہی وہ
انسان کے روپ مین دنیا مین آچکا۔ دیکھو واقعات مسیح مولفہ
ریورنڈ باباپد مبخی مترجمہ حسام الدین مطبوعہ اخبار نور افشان
نمبر ۲۷ جلد ۱۰ مورخہ ۶ جولائی سنہ ۹۲ تو پھر خدا کا تمام
انسانون مین پرگٹ ہونا کیونکر موجب قباحت اور باعث
حدوث خرابی مانا جاوے جب خدا ایک دفعہ بحیثیت مسیح انسان کے
جسم مین پرگٹ ہوگیا تو پھر بار بار ہونے کو کون مانع
اور مزاحم ہے کیون صاحب اب عیسائی اصولون کے رو سے
ہی خالق کو مخلوق اور مخلوق کو خالق ماننا پڑتا ہے یا نہین
جب بقول عیسائیون کے مسیح تمام موجودات کا خالق ہو کر انسان
کے روپ مین دنیا مین آچکا تو پھر خالق سے مخلوق بنا یا نہین
اور پھر اوسکی ذات اور صفات کی جدائی اور خرابی لازم آئی
یا نہین محمد حنیف صاحب ذرا انصاف سے کہنا کہ عیسائیون
اور اہل ہنود کا اس مسئلہ مین چولی دامن کا ساتھ ہی یا نہین
جسطرح پر ہندؤن کے مسئلہ مذکور عقل سلیم قبول اور تسلیم
نہین کرتی ہندو بھت والے تو یہ تاویل کرسکتے ہین کہ

پر آتما کے پرگٹ ہو۔ نہ سے ہم ذاتی پرگٹ مراد نہین لیتے
بلکہ عکسی پرگٹ جسطرح پر سورج کے کرنون اور شعاؤن کا
عام مخلوق پر پرگٹ ہوتا ہے اسیطرح پر پرماتما کی نور اور کرنون
کا تمام سرشٹی پر اثر پڑتا ہے مگر حضرات عیسائی کوئی تاویل
نہین کرسکتے ہزار کوشش کرین اوپر سے اعتراض اوٹھہ
ہی نہین سکتا افسوس محمد حنیف صاحب نے بلا سوچے سمجھے ہندؤن
کو ایک ایسے مسئلہ مین کہ جو خود لوگون کے مذہب مین بھی پایا جاتا
تھا دہرد یا آیندہ اونکو ایسے مشترکہ اور متحد الصورت مسائل
پر اعتراض کرنے سے کلی احتراز لازم ہے فقط +

حاجیان مکہ معظمہ - ایکمدت دراز سے حاجیان حرمین شریفین کی
حفاظت اور راہداری - اور تائید کے بارے مین قسطنطنیہ اور لندن اور
جدہ اور بمبئی اور کلکتہ مین باہم مراسلات ہورہے تھے - اور انڈیا گورنمنٹ اور
بنگال گورنمنٹ اور نیشنل محامدین اسوسیشن یعنے انجمن عمومیہ اسلامیہ کلکتہ کے
درمیان بھی مراسلات ہوئے اور انجمن کی جانب خصوصاً اس امر پر مراسلات ہوئی تھے کہ
حاجیون سے کوئی محصول لیا جاوے یا نہین - اور انجمن کی غالباً رائے یہہ ہوئی
حاجیون سے کوئی محصول لینا نہین چاہئے - اب ہم لوگ دیکھتے ہین - کہ
انڈیا گورنمنٹ نے اس مقدمہ کو فیصل کیا ہی اور اس بارے مین ایک رزولیشن
اور چند ضوابط مقرر ہوئے ہین وہ یہہ ہین (۱) حکم دیا گیا کہ رزولیشن مذکورہ بالا کی ایک نقل تمام لوکل گورنمنٹ - اینڈ مینسٹریشن اور انڈیا
گورنمنٹ کے چند بہرون کو اطلاع اور ہدایت کیواسطے دیا جاوے - اور جمیع
خلایق کی اطلاع کے لئے گزٹ آف انڈیا اور دوسرے ملکی گزٹون مین چھاپا
دیا جاوے - لوکل گورنمنٹون سے مستدعا کیجاتی ہے کہ اسکا ترجمہ بھی کل دیسی
اخبارون مین چھپوا دیون (۲) لوکل گورنمنٹون کو یہہ بھی چاہئے کہ
اونکو اسناد کی جنکی نقول کی حاجت ہو انڈیا گورنمنٹ کی اکنگ سکرٹری
سے جو کلکتہ مین ہوم ڈپارٹمنٹ کے انچارج ہین طلب کو بھیجین +

رجسٹر کا نمبر + جدہ کے قنصل کا دفتر (زمانہ حکومت انگلشیہ) حاجیون
کا پاس پرٹ یعنے سند راہ داری انڈیا گورنمنٹ کے نام انگریزی و
اردو مین ۴ باپ کا نام - مسکن - پیشہ - عمر - حلیہ + کوئی خاص تفصیل
+ اس خانہ مین فقط مردونکا شمار ہے حلیہ لکھا جائیگا یہہ پاس پورٹ
یعنے سند راہ داری بحکم عالیجاہ سیسل اگورنر جنرل ہند باطلاس کونسل
جاری ہوا - باین غرض کہ جنکو اس سند سے تعلق ہے وہ اس شخص
جسکا نام اس سند مین مندرج ہی اوسکی خواہش اور حاجات متعلق سفر مین
مین تائید کرین اور پناہ دین + بمقام (ملاحظہ) مورخہ (دستخط ہوا

مطبع بحر الاسلام بمکہ معظمہ مین باہتمام سید محمد شریف کے چھپا +